20894 ـ بتوں كوتوڑنا واجب ہے

سوال

كيا اسلام ميں بت شكني واجب ہے، اگرچہ وہ انساني اورترقي كےآثار ہي ہوں؟
اور جب صحابہ كرام نے ملكوں كو فتح كيا توانہوں نےوہاں بت اور مجسمے ديكھنے كے باوجود كيوں نہ توڑے ؟

پسنديدہ جواب

الحمد للہ.

شرعي دلائل سے بتوں كےاندام كا ثبوت ملتا ہے جس ميں چند ايك دلائل كا ذيل ميں ذكر كيا جاتا ہے:

1 ـ امام مسلم رحمہ اللہ تعالي نے ابوالھياج اسدی رحمہ اللہ تعالي سے روايت كيا ہے وہ بيان كرتےہيں كہ مجھے علی بن ابی طالب رضي اللہ تعالی عنہ نے كہا:

كيا ميں تجھےاس كام كےلئےنہ بھيجوں جس كےلئے مجھے رسول كريم صلي اللہ عليہ وسلم نےبھيجا تھا: كہ" تم جو مجسمہ بھي ديكھواسے مٹا ڈالو، اور جو قبر بھي اونچي ديكھو اسے (زمين كے) برابر كردو. صحيح مسلم (969).

2 ـ امام مسلم رحمہ اللہ تعالی نےہي عمرو بن عبسہ رضي اللہ تعالی عنہ سےبيان كيا ہے كہ انہوں نےنبي كريم صلي اللہ عليہ وسلم سےكہا: اللہ تعالی نے آپ كو كس چيز كےساتھ مبعوث كيا ہے؟ تو رسول كريم صلی اللہ عليہ وسلم نے فرمايا:

(مجھےصلہ رحمي كرنےاور بت توڑنے، اور اللہ تعالي كي وحدانيت بيان كرنےاوراس كےساتھ كوئي بھي شريك نہ ٹھرائےكي دعوت دينےكےلئےبھيجا گيا ہے) صحيح مسلم حديث نمبر (832) .

اوراگر اللہ تعالي كےعلاوہ ان بتوں كي عبادت كي جاتي ہو تو پھر ان كا توڑنا اورزيادہ متاكد اورضروري ہوجاتا ہے.

3 ـ امام بخاري اور مسلم رحمہما اللہ تعالي نے جرير بن عبداللہ بجلی رضي اللہ تعالی عنہ سےحديث بيان كي ہے وہ بيان كرتےہيں كہ رسول كريم صلی اللہ عليہ وسلم نےمجھے فرمايا:

(اے جرير كيا تم مجھے ذی الخلصہ سے راحت اور آرام نہيں پہنچاتے، ذي الخلصہ حثعم قبيلہ كا ايك گھر تھا جسے يمني كعبہ كہا جاتا تھا، تو وہ بيان كرتےہيں كہ ميں ايك سو پچاس گھڑ سوار لےكر گيا اورميں گھوڑے پر نہيں بيٹھ

سكتا تھا تومیں نےاس كا نبي صلى اللہ علیہ وسلم سےذكر كیا تو رسول كریم صلى اللہ علیہ وسلم نے میرے سینےمیں ہاتھ مارا اور كہنےلگے: اے اللہ اسے گھوڑے پر ثابت كر اوراسے ہدایت كي راہنمائي كرنےوالا اور ہدایت یافتہ بنا دے

وہ بیان كرتےہیں كہ میں گیا اوراسے آگ سےجلادیا، پھر جریر رضي اللہ تعالى عنہ نے ایك شخص جس كي كنیت ابوارطاۃ تھي كو نبي صلى اللہ علیہ وسلم كو خوشخبري دینے كےلئےروانہ كیا تو وہ رسول كریم صلى اللہ علیہ وسلم كے پاس آیا اور رسول كریم صلى اللہ علیہ وسلم كوبتایا كہ میں آپ كےپاس اس وقت آیا ہوں جب ہم نےاسےایك خارش زدہ اونٹ كي طرح كر كےچھوڑا تو رسول كریم صلى اللہ علیہ وسلم نےپانچ بار ان گھوڑوں اورسواروں كےلئےبركت كي دعافرمائي) صحیح بخاري حدیث نمبر (3020) صحیح مسلم حدیث نمبر (2476).

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ تعالي كہتےہیں:

اس حدیث میں ہر اس چیزكو جو انسان كو فتنے میں ڈالے چاہے وہ انسان ہو یا حیوان یا پھر عمارت یا كوئي جمادات وغیرہ میں سےاسےختم اور زائل كرنے كي مشروعیت پائي جاتي ہے. اھ .

4 ـ اور نبي كریم صلى اللہ علیہ وسلم نے خالد بن ولید رضي اللہ تعالى عنہ كو ایك لشكر دےكر عزى كا بت منہدم كرنےكےلئےروانہ كیا .

5 ـ اورسعد بن زرارہ رضي اللہ تعالى عنہ كو مجاہدین كي ایك جماعت دےكر مناۃ كا بت گرانےكےلئےروانہ كیا.

6 ـ اور عمروبن عاص رضي اللہ تعالى عنہ ایك لشكر دےكر سواع كا بت گرانےكي مہم پر روانہ فرمایا، اوریہ سب كچھ فتح مكہ كےبعد كیا.

دیكھیں: البدایۃ والنہایۃ (4 / 712 ـ 776، 5 / 83) اور السیرۃ النبویۃ تالیف ڈاكٹر على الصلابي (2 / 1186) .

امام نووی رحمہ اللہ تعالى مسلم كي شرح میں تصویر كےمسئلہ میں كلام كرتےہوئےكہتےہیں:

اور علماء كرام اس پر مجتمع ہیں كہ جس كا سایہ ہو اس كي تصویر منع ہے اوراس كا بدلنا واجب ہے. اھ

اور تصاویر میں جس كا سایہ ہوتا ہے وہ مجسم تصاویر جس طرح كہ یہ مجسمے اوربت ہیں .

اور جویہ بات كي جاتي ہے كہ صحابہ كرام رضي اللہ تعالى عنھم نے مفتوحہ علاقوں میں بت چھوڑ دئے تھے، تو یہ سب وہمي اورگمان كي باتیں ہیں، نبي كریم صلى اللہ علیہ وسلم كےصحابہ كرام كبھي بھي ان بتوں اور مجسموں كو چھوڑنےوالےنہیں تھے، اور خاص كرجب اس دور میں ان كي عبادت كي جاتي تھي.

اور اگریہ کہا جائےکہ بت اور مجسمےتوبہت پرانےہیں جو کہ فرعونوں اور فنیقیوں وغیرہ کےمجسمےہیں توصحابہ کرام نےانہیں کیسےچھوڑدیا؟

اس کا جواب یہ ہے: یہ بت تین وجوہات سےخارج نہیں ہوسکتے:

اول:

یہ بت کسي دور دراز جگہ میں ہوں جہاں صحابہ کرام پہنچےہي نہیں، صحابہ کرام کا مصر کو فتح کرنےکا مطلب یہ نہیں کہ وہ مصر کےہر علاقے میں پہنچے تھے.

دوم:

یہ بت ظاہر نہ ہوں، بلکہ فراعنہ وغیرہ کےگھروں میں ہوں، نبي کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ یہ تھا کہ جب ظالموں اور عذاب کردہ علاقوں سے گزرتےتوتیزي سے گزر جاتےبلکہ ان جگہوں میں داخل ہونے کي ممانعت آئي ہے.

صحیحن میں حدیث ہے کہ : نبي صلی اللہ علیہ وسلم نےفرمایا:

" ان عذاب کردہ لوگوں (کےعلاقہ میں نہ جاؤ لیکن روتےہوئے، خدشہ ہے کہ تمہیں بھي وہي نہ پہنچ جائےجوانہیں پہنچا تھا "

نبي کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ اس وقت فرمایا تھا جب ثمودیوں کےعلاقہ مدائن صالح میں اصحاب حجر کےپاس سےگزر رہے تھے.

اور صحیحین ہي کي ایك روایت میں ہے کہ: " اگر تم رونےوالے نہیں تو پھر اس علاقےمیں نہ داخل ہو، اس خدشہ کےپیش نظر کہ کہیں تمہیں بھي وہي نہ پہنچ جائےجو انہیں پہنچا تھا"

اور نبي کریم صلی اللہ علیہ وسلم کےصحابہ کرام کےمتعلق ہمارا گمان ہے کہ اگر انہوں نے کوئي عبادت گاہ یا ان کا کوئي گھر دیکھا ہو تو وہاں داخل ہي نہیں ہوئے، اوراس میں جو کچھ تھا اسےدیکھا تك نہیں.

اہرام اور اس میں جوکچھ ہےاس کےمتعلق جو اشکال پیدا ہوتا ہےاس بنا پریہ اشکال زائل اور ختم ہوجاتا ہے، اوراس کےساتھ یہ بھي احتمال ہے کہ اس وقت اس کےدروازے اور اندر داخل ہونے کي راستےریت میں مدفون ہوں اور نظر ہي نہ آتےہوں.

سوم:

آج جو بت ظاہر ہيں ان ميں سےاکثر ريت ميں مدفوں يا پھر يہ پھر يہ حال ہي ميں مليں ہوں، يا کسي دور دراز مقام سےلائےگئےہوں جہاں صحابہ کرام رضي اللہ تعالي عنہ نہ پہنچےہوں.

زرکلي سے ان اہراموں اور ابوالہول وغيرہ کےبارہ ميں سوال کيا گيا کہ کيا انہيں مصر ميں داخل ہونے والے صحابہ کرام رضي اللہ تعالي عنہم نے ديکھا تھا؟

توانہوں نےکہا: ان کي اکثريت اور خاص کر ابوالہول ريت ميں مدفون تھا.

ديکھيں: شبہ الجزيرة العرب (4 / 1188) .

پھر يہ بھي ہے کہ اگر فرض کرليا جائےکہ يہ بت ريت ميں دفن نہيں تھے، توپھر اس کا ثبوت ہونا ضروري ہےکہ صحابہ کرام نےانہيں ديکھا تھااور وہ انہيں منہدم کرنےپر قادر تھے.

اور واقع اس بات کا شاہد ہے کہ صحابہ کرام رضي اللہ تعالي عنہ ان ميں سے بعض مجسموں کو منہدم کرنے سےعاجز تھے، اور ان ميں بعض کو مندم کرنے ميں بيس يوم صرف ہوئے، باوجود اس کےکہ صحابہ کرام کےدور ميں يہ آلات اورمشينيں اوربارود اور دسرے وسائل موجود نہيں تھے جنہيں اس کے انہدام ميں استعمال کيا گيا اوربيس يوم صرف ہوئے.

اس کي دليل يہ ہے کہ ابن خلدون نےمقدمہ ميں ذکر کيا ہے کہ:

خليفہ الرشيد نے کسرى کا ايوان مندم کرنےکا عزم کيا اور اس کا کام شروع کرنےکےلئے لوگ تيار کئےاورکلہاڑياں تيار کيں اوراسے آگ سےسرخ کيا اوراس پر سرکہ بہايا حتي کہ وہ اس سےعاجز آگيا، اورخليفہ مامون نے اہرام مصر منہدم کرنے کا ارادہ کيا اوراس کي تياري بھي کرلي ليکن وہ ايسا نہ کرسک. ديکھيں: المقدمة لابن خلدون صفحہ (383)

اور يہ تعليل پيش کرني کہ يہ مجسمےانساني ورثہ ميں سے ہيں، يہ ايسي کلام ہے جس کي طرف دھيان نہيں ديا جاسکتا، کيونکہ لات اور عزى اور ہبل ومناۃ وغيرہ دوسرے بت قريش اورجزيرہ وغير جوان کي عبادت کرتے تھے ان کا ورثہ تھا.

يہ ہے تو ورثہ ليکن محرم ورثہ ہے جس کا زائل اور ختم کرنا واجب ہے، اور جب اللہ تعالي اور اس کےرسول صلى اللہ عليہ وسلم کا حکم آجائے تومومن آدمي اس کی پيروي اوراتباع کرنے ميں جلدي کرتا ہے، اور اس طرح کي بےہودہ دليلوں سے اللہ تعالي اور اس کےرسول صلى اللہ عليہ وسلم کا حکم رد نہيں کيا جاسکتا.

فرمان باري تعالى ہے:

ايمان والوں كا قول تو يہ ہے كہ جب انہيں اس لئے بلايا جاتا ہے كہ الله تعالى اور اس كا رسول صلى الله عليہ وسلم ان ميں فيصلہ كردے تو وہ كہتےہيں ہم نے سنا اوراطاعت كي اور مان ليا يہي لوگ كامياب ہونے والے ہيں النور (51).

ہم الله تعالى سے دعا كرتےہيں كہ وہ سب مسلمانوں كو ايسےكام كرنےكي توفيق عطا فرمائے جنہيں وہ پسند كرتا اورجن سےراضي ہوتاہے.

والله اعلم .